وَ لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳
اور مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔[1] (۳)

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴
ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے۔(۴)

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵
جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔[2] (۵)

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶
جو ریاکاری کرتے ہیں۔[3] (۶)

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷
اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔[4] (۷)

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

سورۂ کوثر مکی ہے اور اس میں تین آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱
یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا

اہمیت و محبت ہو گی۔ دوسرے اسے اس امر کا یقین ہو کہ اس کے بدلے میں مجھے قیامت والے دن اچھی جزا ملے گی۔

(۱) یہ کام بھی وہی کرے گا جس میں مذکورہ خوبیاں ہوں گی ورنہ یہ یتیم کی طرح مسکین کو بھی دھکا ہی دے گا۔

(۲) اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں۔ یا پہلے پڑھتے رہے ہیں' پھر سست ہو گئے یا نماز کو اس کے اپنے مسنون وقت میں نہیں پڑھتے' جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یا خشوع خضوع کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس میں آجاتے ہیں' اس لیے نماز کی مذکورہ ساری ہی کوتاہیوں سے بچنا چاہیے۔ یہاں اس مقام پر ذکر کرنے سے یہ بھی واضح ہے کہ نماز میں ان کوتاہیوں کے مرتکب وہی لوگ ہوتے ہیں جو آخرت کی جزا اور حساب کتاب پر یقین نہیں رکھتے۔ اسی لیے منافقین کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ ﴿وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (النساء' ۱۴۲)

(۳) یعنی ایسے لوگوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے' کہ لوگوں کے ساتھ ہوئے تو نماز پڑھ لی' بصورت دیگر نماز پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے' یعنی صرف نمود و نمائش اور ریاکاری کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔

(۴) معنیٰ: شَيْءٌ قَلِيْلٌ کہتے ہیں۔ بعض اس سے مراد زکوٰۃ لیتے ہیں' کیوں کہ وہ بھی اصل مال کے مقابلے میں بالکل تھوڑی سی ہی ہوتی ہے' (ذھائی فی صد) اور بعض اس سے گھروں میں برتنے والی چیزیں مراد لیتے ہیں جو پڑوسی ایک دوسرے سے عاریتاً مانگ لیتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ گھریلو استعمال کی چیزیں عاریتاً دے دینا اور اس میں کبیدگی محسوس نہ کرنا اچھی صفت ہے اور اس کے برعکس بخل اور کنجوسی برتنا' یہ منکرین قیامت ہی کا شیوہ ہے۔

☆۔ اس کا دوسرا نام سُوْرَةُ النَّحْرِ بھی ہے۔

ہے۔[1] (۱)

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲

پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔[2] (۲)

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام و نشان ہے۔[3] (۳)

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

سورۂ کافرون مکی ہے اور اس میں چھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

---

(۱) کَوْثَرٌ، کثرت سے ہے۔ اس کے متعدد معنی بیان کیے گئے ہیں۔ ابن کثیر نے "خیر کثیر" کے مفہوم کو ترجیح دی ہے کیوں کہ اس میں ایسا عموم ہے کہ جس میں دوسرے معانی بھی آجاتے ہیں۔ مثلاً صحیح احادیث میں بتلایا گیا ہے کہ اس سے ایک نہر مراد ہے جو جنت میں آپ ﷺ کو عطا کی جائے گی۔ اسی طرح بعض احادیث میں اس کا مصداق حوض بتلایا گیا ہے' جس سے اہل ایمان جنت میں جانے سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پانی پئیں گے۔ اس حوض میں بھی پانی اسی جنت والی نہر سے آرہا ہو گا۔ اسی طرح دنیا کی فتوحات اور آپ ﷺ کا رفع و دوام ذکر اور آخرت کا اجر و ثواب' سب ہی چیزیں "خیر کثیر" میں آجاتی ہیں۔ (ابن کثیر)

(۲) یعنی نماز بھی صرف ایک اللہ کے لیے اور قربانی بھی صرف ایک اللہ کے نام پر۔ مشرکین کی طرح ان میں دوسروں کو شریک نہ کر۔ نَحْرٌ کے اصل معنی ہیں اونٹ کے حلقوم میں نیزہ یا چھری مار کر اسے ذبح کرنا۔ دوسرے جانوروں کو زمین پر لٹا کر ان کے گلوں پر چھری پھیری جاتی ہے اسے ذبح کرنا کہتے ہیں۔ لیکن یہاں نحر سے مراد مطلق قربانی ہے' علاوہ ازیں اس میں بطور صدقہ و خیرات جانور قربان کرنا' حج کے موقعے پر منیٰ میں اور عید الاضحیٰ کے موقعے پر قربانی کرنا' سب شامل ہیں۔

(۳) اَبْتَرُ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مقطوع النسل یا مقطوع الذکر ہو' یعنی اس کی ذات پر ہی اس کی نسل کا خاتمہ ہو جائے یا کوئی اس کا نام لیوا نہ رہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نرینہ زندہ نہ رہی تو بعض کفار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا' جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ ابتر تو نہیں' تیرے دشمن ہی ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نسل کو بھی باقی رکھا گو اس کا سلسلہ لڑکی کی طرف سے ہی ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی امت بھی آپ ﷺ کی اولاد معنوی ہی ہے' جس کی کثرت پر آپ ﷺ قیامت والے دن فخر کریں گے' علاوہ ازیں آپ ﷺ کا ذکر پوری دنیا میں نہایت عزت و احترام سے کیا جاتا ہے' جبکہ آپ ﷺ سے بغض و عناد رکھنے والے صرف صفحات تاریخ پر ہی موجود رہ گئے ہیں لیکن کسی دل میں ان کا احترام نہیں اور کسی زبان پر ان کا ذکر خیر نہیں۔

☆۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کی دو رکعتوں اور فجر اور مغرب کی سنتوں میں